13341 ـ ايك چيز ہي كئي گاہكوں كومختلف ريٹ ميں فروخت كرنا

سوال

ايك مسلمان بھائي ايك شوز ہاؤس پر ملازم ہے اور دوكان كےمالك مسلسل ريٹ ميں تبديلي كرتےرہتےہيں، مثال كےطور پر: ايك شخص پچاس ڈالر كا سامان خريدتا ہے، اور دوسرے شخص كو يہي مال نوے ڈالر كا ديا جاتا باوجود اس كےكہ مال پر ريٹ ساٹھ ڈالر واضح كيا گيا ہے، تو كيا اس طريقہ سے ريٹ ميں تبديلي كرنا جائز ہےاور كيا يہ تجارت ميں عدل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بائع كو چاہيےكہ وہ مال اس ريٹ پر فروخت كرے جوماركيٹ كےبرابر ہو، اگر وہ ماركيٹ كےريٹ كےعلاوہ فروخت كرتا ہے تو اس كي دو حالتيں ہيں:

پہلي حالت:

كہ ماركيٹ كےريٹ سےكم قيمت پر سامان فروخت كرے، مثلا: اگر وہ اپنےكسي دوست كودينا چاہے، تواس ميں كوئي حرج نہيں يہ جائز ہے، اور بائع كوايسا كرنےسے منع نہيں كيا جاسكتا، ليكن اگر وہ دوسرے تاجروں كونقصان دينےكےليےايسا كرے توايسا كرنا جائز نہيں كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(نہ خود نقصان اٹھائے اور نہ كسي كو نقصان دے) ابن ماجہ حديث نمبر (2340) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (896) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

دوسري حالت:

ماركيٹ كےريٹ سے زيادہ ريٹ ميں فروخت كرے:

اگر تو ريٹ ميں كچھ زيادتي ہو مثلا ماركيٹ ميں بيس ہے اور وہ بائيس كا بيچے تو يہ جائز ہےيہ لوگوں كي عادت

ہےکہ اس میں کوئي پکڑ نہيں کرتا.

ليکن اگر ريٹ ميں فرق زيادہ ہو، خريدار کو ريٹ معلوم ہي نہيں ، مثلا جوچيز ساٹھ کي ہے وہ نوے کي بيچے (جيسا کہ سوال ميں مذکور ہے) توايسا کرنا جائز نہيں بلکہ يہ دھوکہ اورفراڈ ہے، اورخريدار کوجب علم ہو جائے تواسے اختيار حاصل ہے کہ وہ چيز واپس کردے، اسے علماء کرام خيار غبن (دھوکہ) کا نام ديتےہيں. ديکھيں: المغني (4 / 18) .

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذيل سوال کيا گيا:

ايسے تاجر کا حکم کيا ہے جو لوگوں کو چيزيں مختلف ريٹ پر فروخت کرتا ہے حالانکہ چيز ايك ہي ہے، مثلا کسي کو تو وہي چيز دس ميں اور کسي کو بيس اور کسي تيسرے شخص کو پانچ ميں فروخت کرتا ہے تو کيا ايسا کرنا جائز ہےيا نہيں؟

شيخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

اگر توقيمت ميں اختلاف کا سبب مارکيٹ ميں اختلاف ہے اور اس مال کي قيمت ايك دن زيادہ ہوجاتي اور دوسرے دن کم تواسے مارکيٹ کےريٹ کےمطابق فروخت کرنےميں کوئي حرج نہيں اور نہ ہي اس ميں کوئي ممانعت ہے، ليکن اگر کسي چيز کي قيمت ميں اختلاف گاہك کي ہوشياري کي بنا پر ہے کہ گاہك خريداري ميں ہوشيار ہےيانہيں تودوکاندار ديکھتا ہے کہ گاہك اتنا ہوشيار نہيں تووہ اس پر غالب ہوجاتا ہےاور اگر ہوشيار ہو تو قيمت ميں کمي کرديتا ہے تويہ جائز نہيں اس ليے کہ يہ دھوکہ ميں شامل ہوتا ہے اور خير وخواہي کےخلاف ہے.

حالانکہ حديث ميں بيان ہوا ہےکہ تميم داري رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتےہيں رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

(دين خير خواہي ہے، صحابہ نےعرض کيا اے اللہ تعالي کےرسول صلي اللہ عليہ وسلم کس کےليے؟ تورسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نےفرمايا: اللہ تعالي کےليے اور اس کي کتاب کےليے اور اس کےرسول کےليے اور مسلمانوں کے اماموں کےليے اور عام مسلمانوں کےليے) صحيح مسلم حديث نمبر (55) .

اور جس طرح وہ دوکاندار اس پر راضي نہيں کہ اس کےساتھ کوئي بھي ايسا کرے توپھر وہ خود اس بات پر کس طرح راضي ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائيوں کےساتھ ايسا سلوك کرے؟ !

لهذا انسان جہاں ہےاس جگہ کےمطابق اس كي فروخت ہوني چاہيے، اور اسے چاہيے كہ وہ گاہك كي كنند ذہني كے سبب ايك كوكچھ ريٹ اور دوسرے كو كچھ ريٹ پر اشياء فروخت نہ كرے.

اور رہا يہ مسئلہ كہ وہ اپنےكسي دوست اور ساتھيوں كو قيمت سے كچھ كمي كردے تو اس ميں كوئي حرج نہيں، يا پھر سامان ماركيٹ كي ريٹ كے مطابق فروخت كردے، پھر كوئي اور شخص آئےجو اسے ريٹ ميں كمي اور اس سے سودے بازي كرے تويہ اسے كوئي نقصان نہيں دےگا، اس ليے كہ وہ عادي ريٹ سے باہر نہيں گيا. اھ .

ديكھيں: فتاوي للتجار ورجال الاعمال (42) .

واللہ اعلم .